سماجی بگاڑ اور ہماری ذمہ داریاں

مولانا خالد سیف اللہ رحمانی

انسان کو اللہ تعالیٰ نے صرف کھانے پینے اور دوسری جسمانی ضروریات کو پوری کرنے والا جاندار نہیں بنایا ہے، بلکہ ایک اشرف اور باعزت مخلوق ہونے کے اعتبار سے اس کی فطرت میں کچھ اخلاقی قدریں بھی رکھی ہیں، یہ اخلاقی قدریں ہی اس کی پہچان اور شناخت ہیں، ان کی اخلاقی اوصاف میں ایک عفت وعصمت اور پاکدامنی ہے، جنسی جذبات بھی جسمانی تقاضوں میں سے ہیں، دوسرے جانداروں میں یہ جذبات کسی قانون کے پابند نہیں، وہ صنفِ مخالف سے اپنی ضرورت پوری کرتے ہیں، لیکن ماں، بیٹی اور بہن کا کوئی امتیاز نہیں، انسان کے اندر جو صنفی جذبات ہیں، ان کو بھی قانونِ فطرت کا پابند رکھا گیا ہے، یہی فطرت اسے نکاح کا پابند کرتی ہے، اسی لئے شروع ہی سے انسانی سماج میں نکاح کا تصور رہا ہے، اور نکاح کے بغیر مرد وعورت کے باہمی تعلقات کو ہر شریف معاشرہ میں ایک ناپاک تعلق سمجھا گیا ہے۔

نکاح کے ذریعہ بھی ہر رشتہ میاں بیوی کے رشتہ میں تبدیل نہیں ہوسکتا، بلکہ کچھ ایسے پاکیزہ رشتے بھی ہیں، جن سے نکاح نہیں کیا جاسکتا، جیسے ماں، بیٹی، بہن، خالہ، پھوپھی اور دادی، نانی وغیرہ، قرآن مجید نے ان رشتوں کو تفصیل سے بیان فرمایا ہے، یہ نہ صرف مذاہب کی متفقہ اخلاقی قدریں ہیں، بلکہ خود انسانی فطرت کا حصہ ہیں، مشہور بزرگ ابو ادریس خولانی نے نقل کیا ہے کہ جب انسانیت کے باپ حضرت آدم علیہ السلام کو زمین پر بھیجا گیا تو اللہ تعالیٰ نے ان کو سب سے پہلی جو ہدایات فرمائی وہ یہی تھی کہ اپنی عفت وعصمت کی حفاظت کریں اور صرف حلال طریقہ پر ہی اپنی صنفی ضرورت کو پوری کریں۔ (جامع العلوم والحکم: ۱۶۲)

یہی وجہ ہے کہ جہالت ، اخلاقی خوبیوں سے محرومی اور بہت سی دوسری کمزوریوں کے باوجود بھی انسانی سماج میں ان رشتوں کا پاس ولحاظ رہا ہے، یہاں تک جو لوگ خدا اور مذہب کے منکر تھے، ان میں بھی دو ایک منحرف اور گمراہ ترین افراد کے علاوہ کسی نے ان رشتوں کی تقدیس کو پامال کرنے کی بات نہیں کی، اور نہ اس کا ارتکاب کیا، انسانی فطرت اور طبعی شرافت کے لئے اس کا تصور بھی گراں بار ہوتا ہے کہ کوئی شخص اپنی ماں، بیٹی، بہو وغیرہ کے ساتھ جنسی خواہش کو پوری کرے، ایران میں ایک منحرف فلسفی مزدک گذرا ہے، جو اس بدترین عمل کو جائز ٹھہراتا تھا، اور ایران کے آتش پرست گروہ میں اس کے اثرات بہت دنوں تک باقی رہے، جس کا اندازہ فقہاء کی بعض تصریحات سے ہوتا ہے، ورنہ دہریہ اور ملحدین نے بھی ایسی خلافِ فطرت بات کی وکالت نہیں کی، اور اسے روا نہیں ٹھہرایا۔

موجودہ مغربی معاشرہ جس نے عیش کوشی اور لذت چشی کو مقصدِ زندگی بنالیا ہے، رسول اللہ ﷺ کی پیشین گوئیوں کے عین مطابق ہے، حدیثوں سے معلوم ہوتا ہے کہ قیامت کے قریب جنسی بے راہ روی اس قدر بڑھ جائے گی اور لذت پرستی کا اتنا غلبہ ہوجائے گا کہ قانونِ فطرت کا طاقتور چوکیدار، جو ہر انسان کے ساتھ بیٹھا دیا گیا ہے، وہ بھی ان کی بغاوت کے سامنے عاجز ودرماندہ رہ جائے گا، قانونِ فطرت کے تحت انسان کے صنفی روابط مرد اور عورت کے ذریعہ پورے ہوتے ہیں، مرد میں اس بات کی صلاحیت نہیں رکھی گئی ہے کہ وہ دوسرے مرد کی ضرورت کو پوری کر سکے، اور نہ عورت کو اس بات کا محل بنایا گیا کہ دوسری عورت کے صنفی تقاضوں کو پوری کرے، لیکن رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ: قیامت کے قریب ہوگا یہی کہ ہم جنسی بھی زندگی گذارنے کا ایک طریقہ بن جائے گی، مرد مرد کے ساتھ اور عورت عورت کے ساتھ زندگی گذاریں گے، آپ ﷺ نے

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کو خطاب کرتے ہوئے فرمایا :

إن من أعلام الساعة و أشراطها أن يكتفي الرجال بالرجال و النساء بالنساء۔ (مجمع الزوائد: ۷/ ۳۲۷)

قیامت کی علامتوں اور نشانیوں میں سے یہ ہے کہ مرد پر مرد اور عورت پر عورت اکتفاء کرے گا۔

یہی مضمون طبرانی نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے بھی نقل کیا ہے، (حوالہ سابق: ۷/ ۳۲۱)، انسانی فطرت یہ ہے کہ مرد و عورت کے تعلقات لوگوں کی نگاہ سے چھپ کر پورے کئے جائیں، لیکن حدیثوں سے ثابت ہے کہ قریبِ قیامت میں جانوروں کی طرح برسرِ عام مرد عورت سے ہم آغوش ہوگا، چنانچہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں :

والذي نفسي بيده لا تفنى هذه الأمة حتى يقوم الرجل إلى المرأة فيفترشها في الطريق فيكون خيارهم يومئذ من يقول لو واريتها وراء هذا الحائط۔ (مجمع الزوائد بحوالہ مسند ابویعلی: ۷/ ۳۳۱)

اس ذات کی قسم جس کے ہاتھوں میں میری جان ہے، یہ امت ختم نہیں ہوگی، یہاں تک کہ مرد عورت کی طرف کھڑا ہوگا اور سرِ راہ ہی اس سے ہم بستر ہوگا، اس وقت ان میں سب سے بہتر لوگ وہ ہوں گے، جو اسے کہیں گے: کاش تم اس عورت کو اس دیوار کے پس پردہ ہی لے گئے ہوتے!۔

اس مضمون کی ایک روایت الفاظ کے معمولی فرق کے ساتھ حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ کے سے بھی مروی ہے۔ (دیکھئے: مجمع الزوائد: ۷/ ۳۲۵)

آج فطرت سے بغاوت کی یہ صورتِ حال واقعہ بنتی جارہی ہے، بہت سے مغربی ممالک میں ہم جنسی کی شادیوں کو جواز عطا کر دیا گیا ہے، خود ہندوستان میں ایک منحرف اور آوارہ گروہ اس کے قانونی جواز کا مطالبہ کر رہا ہے، اور ملک کی عدالتِ عالیہ میں اس سلسلہ میں مقدمہ زیر دوراں ہے، اسی طرح مغرب سے کھلے عام صنفی تعلقات کی اطلاعات آتی رہتی ہیں، اور ہندوستان جس تیزی سے مغربی تہذیب کے سامنے سپر انداز ہو رہا ہے عجب نہیں کہ اس مشرقی اور مذہبی اقدار کے حامل ملک میں بھی اس طرح کے واقعات خدانخواستہ آئندہ پیش آنے لگیں۔

فطرت سے بغاوت ہی کا ایک حصہ محرم رشتہ داروں سے صنفی تعلق بھی ہے، میڈیکل سائنس کی تحقیق کے مطابق قریب ترین اعزہ (جن میں محرماتِ نکاح شامل ہیں) سے جنسی ارتباط نقصان کا باعث ہے، اور اس سے ناقص الخلقت اور ناقص العقل اولاد کی پیدائش کا امکان بہت زیادہ ہے، اس کے علاوہ ان رشتوں کی حرمت کا ایک نفسیاتی فائدہ یہ ہے کہ بیٹی، بہن، بہو کے ساتھ ایک گھر میں رہن سہن ہوتا ہے، لیکن یہ ہم مکانی اور قربت دلوں میں شکوک وشبہات پیدا نہیں کرتی، اور حرمت کی دیوار بے اعتمادی اور شبہ کو پیدا نہیں ہونے دیتی، اگر ان رشتوں کی حرمت نہ ہو تو بعض لوگ اور خاص کر وہ لوگ جو طبعی طور پر شک وشبہ میں مبتلا رہیں گے، اور ان کی ازدواجی زندگی میں بے اعتمادی اور بے اعتباری کا کانٹا چبھتا رہے گا، ان رشتوں کو حرام قرار دے کر شریعت نے بے عفتی اور بے آبروئی کا تصور ہی ختم کر دیا ہے۔

لیکن افسوس کہ مغربی ممالک میں ان رشتوں کی تقدیس کے پامال کئے جانے کے واقعات پیش آتے رہتے ہیں، اور شاید مغربی معاشرہ نے اسے قبول بھی کر لیا ہے، مسلمانوں میں اس طرح کی باتیں ناقابلِ تصور تھیں اور ہیں، لیکن گذشتہ دنوں شہر حیدرآباد میں یکے بعد دیگرے چار پانچ شرمناک واقعات مقدس اور قریب ترین رشتوں کی پامالی کے پیش آچکے ہیں اور یہ خبریں اخبار میں شائع ہو چکی ہیں، اللہ تعالیٰ کی ستاری کا نظام یہ ہے کہ عام طور پر جب تک ایک گناہ بار بار نہ کیا جائے وہ منظر عام پر نہیں آتا، اور یہ بھی ایک حقیقت ہے کہ اس طرح بہت سے واقعات در پردہ پیش آتے رہتے ہیں، پھر یہ بھی ظاہر ہے کہ صرف کسی ایک شہر کا یہ معاملہ نہیں ہے، بلکہ یہ سماجی بگاڑ کا نتیجہ ہے، اور پورے ملک میں اس

طرح کے واقعات پیش آتے ہوں گے، یہ اور بات ہے کہ وہ لوگوں کے علم میں نہ آسکیں، بعض انگریزی اخبارات نے ان واقعات کو اسی طرح نمایاں کر کے پیش کیا ہے کہ گویا اس طرح کے واقعات مسلم سماج ہی میں پیش آتے ہوں، حالاںکہ یہ غلط ہے، لیکن بہر حال ہمیں خود اپنا احتساب کرنے کی ضرورت ہے۔

سوال یہ ہے کہ ایسی برائیاں معاشرہ میں کیوں جنم لیتی ہیں اور کیوں کر پروان چڑھتی ہیں؟ ہمیں اس پر غور کرنا چاہیے اور ان کے سد باب کی سعی کرنی چاہیے، اس سلسلہ میں چند نکات خصوصی اہمیت کے حامل ہیں :

☆ ذرائع ابلاغ کی فحاشی سے سماج کو بچانا ضروری ہے، اس وقت ٹی وی، بے حیائی اور بے شرمی کا نقیب و ترجمان بنا ہوا ہے، خبروں کے درمیان بھی ایسے حیا باختہ اشتہارات آجاتے ہیں، جنھیں کوئی شریف انسان دیکھنا گوارہ نہیں کرسکتا، ہمیں چاہئے کہ مسلم معاشرہ کو اس فتنہ سے بچائیں۔

☆ اگر ٹی وی امّ الفواحش ہے، تو شراب امّ الخبائث ہے، منشیات کا استعمال بڑھتا جا رہا ہے، اور مختلف طبقہ کے لوگ اپنی اپنی حیثیت کے مطابق نشہ آور اشیاء کا استعمال کر رہے ہیں، یہ نشہ برائیوں کی جڑ ہے، اور سب سے زیادہ اس کا اثر اخلاقی کیفیت پر پڑتا ہے، اسی لئے سماج کو اس برائی سے بچانے کے لئے مہم چلانی چاہیے۔

☆ اسلام میں تقسیمِ کار اس طرح ہے کہ مرد باہر کا کام کرے، اور عورت گھر کے نظام کو سنبھالے، گھر کے نظام میں صرف کھانا پکانا ہی شامل نہیں ہے، بلکہ گھر کی نگرانی بھی شامل ہے، جب ماں گھر پر موجود ہوتی ہے تو بیٹی بہو کی عزت و آبرو کی محافظ بھی ہوتی ہے اور بیمار طبیعتوں کو حد سے تجاوز کرنے کا حوصلہ نہیں ہوتا، اگر عورتیں خود کام کرنے کے لئے باہر نکل جائیں تو خراب طبیعت لوگ اپنے مجرمانہ ذہن کے لئے رکاوٹ نہیں پاتے۔

☆ اس بات کی بھی ضرورت ہے کہ اصلاحِ معاشرہ کی تحریک کو بڑھایا جائے، مقررین اور مساجد کے ائمہ اور خطباء اپنے خطاب میں اس موضوع پر پوری توجہ دیں، قلم کار حضرات ان مسائل پر قلم اٹھائیں، مشائخ خانقاہوں میں ہونے والے اجتماعات میں سماجی اصلاح کی تلقین کریں، جماعتیں اور تنظیمیں ایک مہم بنا کر گھر گھر سماجی اصلاح کا پیغام پہنچائیں اور جس محلہ اور آبادی میں اس طرح کا واقعہ پیش آئے، وہاں کے لوگ مظلوم کی مدد کے لئے اٹھ کھڑے ہوں اور زیادتی کرنے والوں کو اس بات کا احساس دلائیں کہ وہ اپنے اس عمل کی وجہ سے سماج میں نہایت ہی حقارت اور تذلیل کی نظر سے دیکھے جا رہے ہیں، تاکہ پھر انھیں ایسی حیاء سوز حرکت کے ارتکاب کی ہمت نہ ہو۔

اس میں کوئی شبہ نہیں کہ مسلمان سماج میں ایسی باتوں کا پیش آجانا انتہائی افسوسناک اور تمام مسلمانوں کے لئے لائق شرم ہے، ضرررت ہے کہ ہم خود معروف کی دعوت اور برائی سے روکنے سے متعلق اپنے فریضہ کے بارے میں اپنا احتساب کریں، اور اپنے کردار و عمل کا جائزہ لیں۔

سوشل میڈیا ڈیسک آل انڈیا مسلم پرسنل لا بورڈ

مزید اہم موضوعات پر اہم مضامین حاصل کرنے کے لئے اس نمبر پر اپنا نام اور پتہ بذریعہ وہاٹس ایپ ارسال کریں:

9834397200